16واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز پیر 7 ستمبر 2015

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات 1۔ کانکنی و معدنیات 2۔ منصوبہ بندی و ترقیات

بروز بدھ 11۔ فروری 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

لاہور: پی پی 152 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبوں کی منظوری کی تفصیلات

***674: ڈاکٹر مراد راس:** کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی 152 لاہور میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے کون کونسے کتنے منصوبوں کی منظوری دی، علیٰحدہ علیٰحدہ سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبے ایسے ہیں جن کو بروقت مکمل نہیں کیا جا سکا یہ منصوبے کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی، آگاہ کریں؟

(ج) ان منصوبوں کو بروقت مکمل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی اگر ہاں تو ان افسران کے نام، عہدہ و موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(د) آئندہ حکومت کوئی ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے کہ شروع کئے گئے منصوبے وقت پر مکمل ہو سکیں؟

(تاریخ وصولی 25 جون 2013 تاریخ ترسیل 19 اگست 2013)

جواب

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

(الف) واسا لاہور میں محکمہ پی اینڈ ڈی پنجاب کی جانب سے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی 152 لاہور کے لیے سیوریج کی مندرجہ ذیل چار سکیموں کی منظوری دی گئی تھی۔

(1) گلبرگ نور جہاں روڈ سے فردوس مارکیٹ تک کے سیور لائن کی تبدیلی

(لاگت 14.582 ملین روپے)

(2) ایم ایم عالم روڈ پر شمس الدین روڈ، گورومانگٹ روڈ اور مکہ کالونی پر ڈرین کی مرمت)

(لاگت 275.769 ملین روپے)

(3) برکت مارکیٹ گارڈن ٹاؤن میں بوسیدہ لائن (Force main) کی تبدیلی

(لاگت 32.945 ملین روپے)

(4) K بلاک ماڈل ٹاؤن میں 36 کے بوسیدہ سیوریج پائپ کی تبدیلی

(لاگت 122.100 ملین روپے)

مندرجہ بالا سکیموں کی مزید تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) فنڈز کی دستیابی کے مطابق ان منصوبوں کو مکمل کیا گیا۔ منصوبوں کے شروع ہونے اور مکمل ہونے کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فنڈز کی دستیابی کے مطابق ان منصوبوں کو مکمل کیا گیا۔ متعلقہ افسران کی جانب سے کوئی کوتاہی نہ پائی گئی۔
(د) حکومت پنجاب اس بات پر خصوصی توجہ دے رہی ہے کہ شروع کیے جانے والے تمام منصوبوں کو بروقت مکمل کیا جائے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 دسمبر 2014)

بروز بدھ 11۔ فروری 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

محکمہ آئی ٹی کے قیام کے اغراض و مقاصد کی تفصیل

***3424: جناب احمد علی خان دریشک:** کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ آئی ٹی کا قیام کب عمل میں آیا نیز اس کے قیام کے مقاصد کیا تھے؟
(ب) محکمہ نے پچھلے پانچ سالوں میں صوبہ کے کتنے پرائیویٹ اور سرکاری اداروں کو آئی ٹی کے فروغ کے لئے سہولیات فراہم کیں۔ ادارہ وائز مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 18 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2014)

جواب

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

(الف) محکمہ آئی ٹی پنجاب (پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ PITB) کا قیام 1999 کو عمل میں آیا جو کہ حکومت پنجاب کی طرف سے ایک خود مختار ادارے کے طور پر قائم کیا گیا تھا۔ اس ادارے کا مقصد آئی ٹی (IT) کی صنعت کا تعاون، تعلیمی اداروں اور حکومت کے محکموں کیلئے آئی ٹی انفراسٹرکچر چالو کرنا اور آئی ٹی حکمت عملی تیار کرنا اور صوبے کی ترقی اور اقتصادی صورتحال کو بہتر بنانا ہے۔ مزید برآں آئی ٹی کے نئے مواقع پیدا کرنا اور ای۔ گورننس (e-governance) کے فروغ، آئی ٹی کی تعلیم اور سافٹ ویئر ٹیکنالوجی پارکس کی تخلیق سے اس شعبے میں اقتصادی ترقی کو فروغ دینا ہے۔
(ب) پنجاب آئی ٹی بورڈ نے اپنے قیام سے لے کر اب تک صوبے کے بہت سارے سرکاری اداروں میں آئی ٹی کے فروغ کیلئے اقدامات کیے ہیں جن میں سے پچھلے پانچ سال میں کیے گئے چیدہ چیدہ اقدامات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 دسمبر 2014)

بروز بدھ 11۔ فروری 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ڈی جی خان: فور سیکٹر پروگرام اور پی ڈی پی سے متعلقہ تفصیلات

***3425: جناب احمد علی خان دریشک:** کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 12۔2011 اور 13۔2012 میں ضلع ڈی جی خان میں فور سیکٹر پروگرام اور پی ڈی پی کے تحت کتنے فنڈز فراہم کیے گئے؟

(ب)ان فنڈز سے کون کون سے منصوبہ جات شروع کئے گئےاور یہ منصوبہ جات اب کن مراحل میں ہیں اور کتنے منصوبے کن وجوہات کی بناء پر بند پڑے ہیں؟

(ج)مذکورہ بالا پروگرامز کے تحت 14-2013 میں ضلع ڈی جی خان میں کون کون سے منصوبے شروع کئے جائیں گے،ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 18 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2014)

جواب

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

(الف) سال 12-2011 میں ضلع ڈی جی خان میں فور سیکٹر پروگرام کے 38 منصوبہ جات کے لیے 159 ملین روپے (تفصیل پرچم "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)اور پی ڈی پی (پنجاب ڈویلپمنٹ پروگرام) کے تحت 20 منصوبہ جات کے لیے 32 ملین روپے کے فنڈز فراہم کیے گئے۔(تفصیل پرچم "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

فور سیکٹر پروگرام صرف مالی سال 12-2011 کے لیے شروع کیا گیا جس میں سکول ایجوکیشن،ہائر ایجوکیشن، صحت اور پانی کی فراہمی کے منصوبہ جات شامل تھے جبکہ پی ڈی پی مالی سال 08-2007 سے مالی سال 12-2011 تک کے لیے شروع ہوا جس میں انفراسٹرکچر کی بہتری اور صوبے کی معاشی حالت بہتر کرنے کے منصوبہ جات شامل تھے۔

مذکورہ منصوبہ جات 12-2011 میں ہی مکمل ہو گئے۔

(ب)مالی سال 12-2011 میں فور سیکٹر پروگرام اور پی ڈی پی کے تحت شروع کیے گئے تمام منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں۔

(ج)پی ڈی پی اور فور سیکٹر پروگرام 12-2011 میں مکمل ہو گئے تھے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 4 ستمبر 2015)</u>

بروز بدھ 11۔فروری 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

<u>لاہور ڈویژن میں آئی ٹی اداروں سے متعلقہ تفصیلات</u>

<u>*3648:ڈاکٹر مراد راس</u>:کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں،ان کے لئے پچھلے دو سالوں میں کتنے فنڈز مختص کئے گئے؟

(ب)ان وں نے مذکورہ بالا عرصہ کے دوران کن کن محکمہ جات کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے، سالا اداروں نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کون کون سے منصوبہ جات کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا؟

(ج)ان ادارہ وائز مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 15 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 2 اپریل 2014)

جواب

وزیر منصوبہ بندی وترقیات

(الف)لاہور ڈویژن کے چاروں اضلاع (لاہور، قصور، شیخوپورہ، ننکانہ) میں آئی ٹی کا کوئی مخصوص ادارہ نہیں ہے تاہم چاروں ضلعی حکومتوں میں System Network Administrator کی سربراہی میں متعلقہ آئی ٹی ونگ اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہے ہیں۔

پچھلے دو سالوں میں ان ضلعی حکومتوں میں مجموعی طور پر غیر ترقیاتی مد میں مختص کیے گئے بجٹ کی ضلع وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)لاہور ڈویژن کی چاروں ضلعی حکومتوں نے آئی ٹی کے شعبہ میں پچھلے پانچ سالوں میں کسی بھی ترقیاتی منصوبہ پر عمل درآمد نہ کیا ہے۔تاہم صوبائی حکومت پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ اور مختلف صوبائی / ذیلی اداروں مثلاً محکمہ تعلیم، محکمہ صحت، محکمہ ٹرانسپورٹ، محکمہ پولیس، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے تعاون سے ضلعی حکومتوں کو آئی ٹی کے شعبے میں مختلف خدمات فراہم کر رہی ہے جن کی تفصیلات (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) مختلف محکمہ جات کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کرنے کا کام ضلعی حکومتوں کے تحت کام کرنے والے آئی ٹی کے اداروں کے دائرہ کار سے باہر ہے۔تاہم لاہور ڈویژن میں چاروں ضلعی حکومتوں کے تحت کام کرنے والے آئی ٹی ونگز خاص طور پر ڈینگی، پرائس کنٹرول، ذمہ دار شہری، ون ونڈو کمپلینٹ سیل، ڈومیسائل وغیرہ جیسی خدمات فراہم کر رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 29 دسمبر 2014)

بروز منگل 31 مارچ 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں معدنیات نکالنے سے متعلقہ تفصیلات

***5650: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کون کون سی معدنیات کہاں کہاں سے نکالی جاتی ہیں؟

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نکالی جانے والی معدنیات سے سال 13-2012 اور 14-2013 میں کتنی آمدنی ہوئی؟

(ج) محکمہ نے 14-2013 میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ترقیاتی منصوبوں کے لئے کتنی رقم مختص کی تھی؟

(د) کیا حکومت ریت نکالنے کے لئے فی گاڑی ٹیکس کی شرح کا تعین خود کرتی ہے یا ٹھیکیدار اپنی مرضی سے وصول کرتے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(تاریخ وصولی 31 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 13 مارچ 2015)

جواب

وزیر کانکنی ومعدنیات

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں صرف عام ریت پائی جاتی ہے جو کہ گوجرہ، دریائے راوی نزد بھسی کمالیہ اور قصبہ نیالاہور سے نکالی جاتی ہے۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں معدنیات سے 13-2012 میں مبلغ -/7892908 روپے (اٹھہتر لاکھ بانوے ہزار نو سو آٹھ روپے) جبکہ 14-2013 میں مبلغ -/6372261 (تریسٹھ لاکھ بہتر ہزار دو سو اکسٹھ روپے) آمدنی ہوئی۔

(ج) محکمہ معدنیات نے 14-2013 میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ترقیاتی منصوبوں کے لیے کوئی رقم مختص نہ کی تھی کیونکہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سوائے عام ریت کوئی اور معدن موجود نہ پائی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب کی طرف سے پنجاب کے تمام اضلاع میں ریت کا شیڈول ریٹ مقرر ہے۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ریت کا شیڈول ریٹ مبلغ -/300 روپے فی سینکڑہ جبکہ بھسر / گھسر کا شیڈول ریٹ مبلغ -/100 روپے فی سینکڑہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2015)

محکمہ مائنز اینڈ منرل کے تحت چلنے والے ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***1764: محترمہ لبنیٰ ریحان:** کیا وزیر کانکنی ومعدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ مائنز اینڈ منرل کے صوبہ میں کتنے ہسپتال کہاں کہاں پر کام کر رہے ہیں؟

(ب) یہ ہسپتال کتنے کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں، ان میں کون کون سے شعبہ جات ہیں؟

(ج) ان میں مریضوں کو کون کون سی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(د) کیا حکومت ان میں بیڈز کی تعداد اور مزید نئے شعبہ جات میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(ہ) پچھلے دو سالوں کے دوران ان ہسپتالوں میں کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا اور مفت دوائیاں فراہم کی گئیں؟

(تاریخ وصولی 06 اگست 2013 تاریخ ترسیل 4 نومبر 2013)

جواب

وزیر کانکنی ومعدنیات

(الف) محکمہ مائنز اینڈ منرلز کے صوبہ پنجاب میں تین ہسپتال چوآ سیدن شاہ، ضلع چکوال، ڈنڈوت، ضلع چکوال اور خوشاب کے مقام پر کام کر رہے ہیں۔

(ب) I۔ چوآ سیدن شاہ، ضلع چکوال کے مقام پر پچیس بیڈز کا ہسپتال کام کر رہا ہے جس میں ان ڈور، آؤٹ ڈور، ایکسرے، لیبارٹری ٹیسٹ، ایمرجنسی، آپریشن تھیٹر، لیبر روم کے شعبہ جات ہیں۔

II۔ خوشاب کے مقام پر بیس بیڈز کا ہسپتال کام کر رہا ہے جس میں ان ڈور، آؤٹ ڈور، ایکسرے، لیبارٹری ٹیسٹ، ایمرجنسی، آپریشن تھیٹر، لیبر روم کے شعبہ جات ہیں۔

III۔ ڈنڈوت، ضلع چکوال کے مقام پر پانچ بیڈز کا ہسپتال کام کر رہا ہے جس میں ان ڈور، آؤٹ ڈور، ایمرجنسی اور لیبر روم کے شعبہ جات ہیں۔

(ج) محکمہ مائنز اینڈ منرلز کے ہسپتالوں میں کانکن مریضوں کو OPD، ان ڈور، چوبیس گھنٹے ایمرجنسی، آپریشن تھیٹر، ایکسرے، ای سی جی، الٹراساؤنڈ، زچگی، لیبارٹری ٹیسٹ اور ایمبولینس سروس کی سہولیات میسر ہیں۔

(د) حکومت مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، خوشاب میں فزیو تھراپی یونٹ کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو SNEs بھیجی جا رہی ہے۔ منظوری کی صورت میں سال 15-2014 کے دوران فزیو تھراپی کی سہولت مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال میں میسر ہو گی۔ مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال چوآ سیدن شاہ میں جراحی و طبی آلات خریدنے کے لئے بھی تجویز زیر غور ہے۔ اس کے علاوہ ADP کے تحت ایک دس بیڈز کا مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال چک نمبر 119 جنوبی، سرگودھا میں زیر تعمیر ہے جو جون 2014 تک مکمل ہو جائے گا۔

(ہ) پچھلے دو سالوں کے دوران محکمہ مائنز اینڈ منرلز کے ہسپتالوں میں 48726 کان کنان اور ان کے اہل خانہ کا علاج کیا گیا اور انہیں مفت ادویات فراہم کی گئیں جن کی تفصیل یوں ہے:۔

نمبر شمار	نام ہسپتال	2011	2012	کل تعداد
1	مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، چوآ سیدن شاہ	6690	6521	13211
2	مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال خوشاب	10717	11260	21977
3	مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، ڈنڈوت	7331	6207	13538
	کل تعداد	24738	23988	48726

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2014)

ڈی جی خان ڈویژن میں آئی ٹی کے دفاتر و ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

***3426: جناب احمد علی خان دریشک:** کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈی جی خان ڈویژن میں آئی ٹی کے کل کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں گریڈ وائز کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر 13-2012 میں کتنے اخراجات ہوئے؟

(ج) ان ملازمین نے مذکورہ ڈویژن میں ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کے لئے پچھلے پانچ سالوں میں کیا کردار ادا کیا، اسکی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) پچھلے پانچ سالوں کے دوران ان آئی ٹی دفاتر کے لئے کتنا کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اور یہ کن کن مدات و منصوبہ جات پر خرچ ہوا، سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 18 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 3 مارچ 2014)

جواب

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

(الف) ڈی جی خان ڈویژن میں آئی ٹی کے کل 4 دفاتر ہیں جو کہ ڈویژن کے ہر ضلع کے متعلقہ EDO(F&P) کے زیر سایہ کام کر رہے ہیں۔

(ب) ان دفاتر میں کل 36 ملازمین کام کر رہے ہیں اور کل اخراجات برائے 13-2012 مبلغ 61,36,535 روپے ہیں۔ ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے۔

مظفر گڑھ: اس دفتر میں گریڈ وائز کل اسامیوں کی تعداد 12 ہے جن میں 5 خالی اور 7 پر ہیں۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) سال 13-2012 میں تنخواہ کی مد میں مبلغ 17,91,960 روپے اور ٹی اے ڈی اے کی مد میں 55,470 روپے اخراجات ہوئے۔

لیہ: گریڈ وائز 10 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سال 13-2012 میں تنخواہوں کی مد میں مبلغ 18,41,748 روپے اور ٹی اے ڈی اے کی مد میں 11,545 روپے کے اخراجات ہوئے۔

ڈی جی خان: اس دفتر میں گریڈ وائز کل اسامیوں کی تعداد 11 ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سال 13-2012 میں ان کی تنخواہوں کی مد میں کل رقم 5,03,532 روپے خرچ ہوئے اور ٹی اے ڈی اے کی مد میں کل رقم 28,620 روپے کے اخراجات ہوئے۔

راجن پور: اس دفتر میں گریڈ وائز اسامیوں کی تعداد 9 ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سال 13-2012 میں ان کی تنخواہوں کی مد میں 18,92,320 روپے خرچ ہوئے جب کہ ٹی اے ڈی اے کی مد میں 11,340 روپے کے اخراجات ہوئے۔

(ج) ان ملازمین کی مذکورہ ڈویژن میں ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کے حوالے سے چیدہ چیدہ تفصیلات درج ذیل ہیں۔

1. کمپیوٹرائزڈ بجٹ بنانے میں معاونت
2. ضلعی دفتر خوراک کی گندم کی خریداری کے ریکارڈ کی تیاری میں معاونت
3. ضلعی ملازمین کو بنیادی کمپیوٹر ٹریننگ

4. ضلعی حکومت کے ہر دفتر کے ضروری ریکارڈ اور اہم معلومات کو تحصیل اور ضلعی سطح پر کمپیوٹرائز کر دیا گیا ہے۔
5. گورنمنٹ آف پنجاب کی فوڈ سٹیمپ سکیم 09-2008 کے حوالے سے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین نے اہل مستحقین کا ریکارڈ ویب سائیٹ پر اپ لوڈ کیا۔
6. کمپیوٹرائزڈ ڈومیسائل کا اجراء اور متعلقہ ریکارڈ کو ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنا۔
7. سیلاب 2010 میں متاثرین کے نقصانات کے ازالہ کے لیے گورنمنٹ آف دی پنجاب کی ہدایت پر آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے کھاد، بیج اور وطن کارڈ کی فراہمی کے لیے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کیا۔
8. آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے سال 09-2008، 10-2009 اور 2012 میں گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کیا گیا تاکہ قرعہ اندازی کو شفاف بنایا جا سکے۔
9. یوتھ انٹرن شپ پروگرام 2014 کے تحت گورنمنٹ آف دی پنجاب کی ویب سائٹ پر انٹرنی کی حاضری اور کارکردگی رپورٹس کو کمپیوٹرائزڈ کیا جا رہا ہے۔
10. ترقیاتی کاموں کے ٹینڈر نوٹس کو PPRA کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔

(د) پچھلے پانچ سالوں کے دوران آئی ٹی دفاتر کے لیے فراہم کیا گیا بجٹ سال وائز تفصیلات کے ساتھ درج ذیل ہے۔

مظفر گڑھ: سال 13-2008 تک کل بجٹ 1,42,59000 روپے تھا اور کل اخراجات 98,02,670 روپے تھے۔

لیہ: سال 13-2008 تک کل بجٹ 106,85,000 روپے تھا اور اخراجات 87,53,243 روپے تھے۔

راجن پور: سال 13-2008 تک کل بجٹ 10,27,1348 روپے تھا اور اخراجات 82,35,477 روپے تھے۔

ڈی جی خان: سال 14-2009 تک بجٹ کی فراہمی کل 1,19,47,300 روپے کی حد تک کی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 4 ستمبر 2015)

محکمہ مائنز اینڈ منرل کے سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

1765*: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ مائنز اینڈ منرل کے تحت صوبہ میں کہاں کہاں پر کتنے سکولز چل رہے ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں ملازمین کے بچوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

(ج) اس وقت ان سکولوں میں بچوں اور بچیوں کی کتنی کتنی تعداد ہے اور کتنے کتنے اساتذہ اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، سکول وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کتنے سکولز ایسے ہیں جن میں اساتذہ و سائنس لیبارٹریز کی کمی ہے؟

(ہ) حکومت ان سکولوں کی Missing Facilities کو کب تک پورا کر دے گی، تاریخ و سال سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 06 اگست 2013 تاریخ ترسیل 4 نومبر 2013)

جواب

وزیر کانکنی و معدنیات

(الف) محکمہ مائنز اینڈ منرلز کے تحت صوبہ میں اس وقت تین ہائی سکول، ایک مڈل سکول اور ایک پرائمری سکول کام کررہے ہیں۔ تفصیل یوں ہے:۔

1. مائنز لیبر ویلفیئر بوائز ہائی سکول، مکڑوال، ضلع میانوالی
2. مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول، مکڑوال، ضلع میانوالی
3. مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول، ڈنڈوت، ضلع چکوال
4. مائنز لیبر ویلفیئر مڈل سکول، پڈہ، ضلع چکوال
5. مائنز لیبر ویلفیئر پرائمری سکول، ڈھوک برج، ضلع جہلم

(ب) ان سکولوں میں صرف کانکنان کے بچوں کو مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مفت درسی کتب، کاپیاں، یونیفارم اور میرٹ سکالرشپ بھی فراہم کئے جاتے ہیں۔

(ج) اس وقت ان سکولوں میں طلباء وطالبات اور اساتذہ کی تعداد کے بارے میں تفصیل یوں ہے۔

نمبر شمار	نام سکول	تعداد طلباء	تعداد طالبات	تعداد اساتذہ
1۔	مائنز لیبر ویلفیئر بوائز ہائی سکول، مکڑوال، ضلع میانوالی	980	۔	38
2	مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول، مکڑوال، ضلع میانوالی	۔	550	23
3۔	مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول، ڈنڈوت ضلع چکوال	۔	393	22
4	مائنز لیبر ویلفیئر مڈل سکول، پڈہ، ضلع چکوال	127	130	11
5	مائنز لیبر ویلفیئر پرائمری سکول، ڈھوک برج، ضلع جہلم	71	23	07

(د) مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول مکڑوال، ضلع میانوالی اور مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول ڈنڈوت، ضلع چکوال میں سائنس لیبارٹریز کی کمی ہے۔ اس کے علاوہ ان سکولوں میں اساتذہ کی 32 پوسٹیں خالی پڑی ہیں۔

(ہ) مائنز اینڈ منرلز کے سکولوں میں Missing Facilities کی تفصیل یوں ہے:۔

<u>1۔ مائنز لیبر ویلفیئر بوائز ہائی سکول، مکڑوال، ضلع میانوالی</u>

1۔ پرائمری سیکشن کی چاردیواری کی تعمیر

2۔ پانچ عدد لیٹرین کی تعمیر

3۔ پرائمری میں تین کلاس رومز کی تعمیر

4۔ کمپیوٹر لیب کا قیام

2۔مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول، مکڑوال، ضلع میانوالی

1۔سائنس لیبارٹری کی کمی۔

2۔کمپیوٹر لیبارٹری کا قیام۔

3۔ مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائی سکول، ڈنڈوت، ضلع چکوال

1۔سائنس لیب کی کمی

2۔ ITلیب / سیکشن کا قیام

3۔سکول کے لئے نئی عمارت کی تعمیر۔

4۔مائنز لیبر ویلفیئر مڈل سکول، پڈہ، ضلع چکوال۔

1۔ITلیب کا قیام

مذکورہ بالا سہولیات کی فراہمی کے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو SNEs بھیجی جارہی ہیں۔بجٹ کی دستیابی کی صورت میں 2014-15 میں Missing Facilities کو پورا کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 21جنوری 2014)

جنوبی پنجاب کے اضلاع میں غربت کی حد سے نیچے زندگی

***3427:جناب احمد علی خان دریشک**:کیاوزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)کیایہ درست ہے کہ Federal Bureau survey of statistics کے مطابق پنجاب میں 32.97 فیصد لوگ غربت کی حد سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں اور ہر روز ساڑھے بارہ ہزار پاکستانی Below Poverty lineجارہے ہیں؟

(ب)کیایہ بھی درست ہے کہ صوبہ میں غربت کی حد سے نیچے زندگی گزارنے والے زیادہ تر جنوبی پنجاب کے اضلاع میں رہائش پذیر ہے اور ضلع راجن پور میں غربت کا تناسب سب سے زیادہ ہے؟

(ج)کیایہ بھی درست ہے کہ ان اضلاع کی بہتری کے لئے 09۔2008 میں Poor District Program شروع کیا گیا تھا اس پروگرام کے تحت پچھلے پانچ سالوں کے دوران کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے اور ان پر کتنے فیصد عمل درآمد ہوا، اس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(د)کیایہ بھی درست ہے کہ 09۔2008 میں ضلع راجن پور کے لئے صحت اور تعلیم کے منصوبہ جات کے فنڈز مختص کئے گئے تھے،

ان فنڈز سے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کون کون سے منصوبہ جات مکمل کئے گئے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 18دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 3مارچ 2014)

جواب

وزیر منصوبہ بندی وترقیات

(الف)غربت کی پیمائش کا فریضہ وفاقی حکومت بذریعہ منصوبہ بندی کمیشن سرانجام دیتی ہے تاہم Federal Bureau of Statisticsکے سروےPSLM-2009کے ڈیٹا پر مبنی Sustainable Development Policy Institute (SDPI)کی حالیہ رپورٹ2012 Clustered Deprivationکے مطابق پنجاب میں Head Count Ratioکے غربت کی پیمائش کے طریقہ کے تحت19%لوگ غربت کی حد سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔

(ب)جواب(الف) میں بیان کی گئیSDPIکی رپورٹ کے مطابق یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں غربت کی حد سے نیچے زندگی گزارنے والی آبادی کا زیادہ تر حصہ جنوبی پنجاب کے اضلاع میں رہائش پذیر ہے اور ضلع راجن پور میں غربت کا تناسب سب سے زیادہ ہے۔ Head Count Ratioکے طریقہ کے تحت اس رپورٹ میں اضلاع کیRankingکی گئی ہے۔ ضلع راجن پور میں غربت کی شرح44%، مظفر گڑھ میں40%، ڈی جی خان میں36%، بہاولپور میں33%اور لیہ میں یہ شرح31% پائی گئی ہے۔

(ج)جی نہیں۔2008-09میں ایسا کوئی پروگرام شروع نہ کیا گیا۔البتہ مالی سال2008-09میں ADP Gr. Sr. No. 1417کے تحتPoor District Programکے نام سے ایک سکیمADPمیں شامل کی گئی جو نہ تو منظور ہوئی اور نہ ہی اس سکیم پر کوئی کام شروع ہو سکا۔

(د)شعبہ صحت: مالی سال2008-09میں ضلع راجن پور میں صحت کے شعبہ میں ایک منصوبہ شامل تھا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1. Missing Facilities in RHCs/BHUs, Rajan pur (Total cost Rs. 654.000 million)اور یہ منصوبہ مالی سال2008-09میں ہی مکمل ہوا۔

شعبہ تعلیم: مالی سال2008-09میں ضلع راجن پور میں سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے تعلیم کے تحت15سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لیے62.713ملین روپے مختص کئے گئے۔اس کے علاوہPESRPکے تحت75سکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لیے130.221ملین روپے کے فنڈز مختص کئے گئے۔

یہ منصوبہ جات مالی سال2008-09میں مکمل کر لئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب4 ستمبر2015)

کھیوڑہ مائنز کی جیالوجیکل حیثیت کو متعارف کروانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2489: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)حکومت پنجاب نے کھیوڑہ مائنز کی منفرد جیالوجیکل حیثیت کو دنیا بھر میں متعارف کروانے کے از خود کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب)حکومت نے اس مقام کی لاکھوں سالوں پر محیط جیالوجیکل حیثیت کو محفوظ بنانے اور مزید ریسرچ کی سہولیات مہیا کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) کیاحکومت پنجاب اس سالٹ مائنز کے حوالہ سے اعلیٰ معیار کا ایک ریسرچ سنٹر قائم کرنے کو تیار ہے ؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر کانکنی و معدنیات

(الف) حکومت پنجاب نے کھیوڑہ مائنز کا پٹہ پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کو دے رکھا ہے جو کہ حکومت پاکستان وزارت پٹرولیم و قدرتی وسائل کے ماتحت 1974 سے نمک کی کان کنی کر رہی ہے۔

کھیوڑہ سالٹ مائنز کی منفرد جیالوجیکل حیثیت کو دنیا بھر میں متعارف کروانے کے لئے میسرز پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن نے نمک کی Abandoned مائن کو جدید بنیادوں پر بہتر بنا کر اسے ٹورسٹ مائن کا درجہ دیا ہے۔ یہ مائن کھیوڑہ کی منفرد جیالوجیکل پوزیشن کو متعارف کروا رہی ہے جس کا مطالعہ کرنے کے لیے ملکی اور غیر ملکی جیالوجسٹ ہر سال یہاں آتے ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب کی زیر نگرانی میسرز پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن اس مقام کی لاکھوں سالوں پر محیط جیالوجیکل حیثیت کو محفوظ بنانے اور ریسرچ کی سہولیات مہیا کرنے کے لئے جیالوجیکل اور مائننگ میوزیم کھیوڑہ میں قائم کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ میسرز پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن جیالوجی کے طلباء کو کھیوڑہ سالٹ مائنز پر تربیت کے لئے Internship کی سہولت مہیا کرتی ہے۔

(ج) چونکہ حکومت پنجاب نے سالٹ مائنز کا پٹہ میسرز پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کو دے رکھا ہے اس لئے میسرز پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کھیوڑہ میں جیالوجیکل و مائننگ میوزیم قائم کر رہی ہے۔ تاہم پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن جیالوجیکل سروے آف پاکستان کے ساتھ مل کر ریسرچ کرتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 24 اکتوبر 2014)

راولپنڈی میں رنگ روڈ، نالہ لئی اور ٹی بی ہسپتال کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***6115: راجہ عبدالحنیف:** کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے راولپنڈی شہر کے ارد گرد رنگ روڈ بنانے، نالہ لئی کی تعمیر کرنے اور ٹی بی ہسپتال بنانے کے منصوبہ جات پر کام شروع کیا تھا؟

(ب) کیا ان منصوبہ جات کی فزیبلٹی رپورٹ بن چکی ہیں ؟

(ج) کیا ان منصوبہ جات کے لئے سال 15-2014 میں فنڈز مختص کئے گئے ہیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

(د) کیا حکومت ان منصوبہ جات کو شروع کرنے کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

(تاریخ وصولی 24 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 30 اپریل 2015)

جواب

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

(الف)ان منصوبہ جات کی فزیبلٹی رپورٹس تیار کی گئیں تاہم مفاد عامہ کے پیش نظر کارآمد نہ پائی گئیں کیونکہ مذکورہ منصوبہ جات کی وجہ سے بہت سارے لوگ بے گھر ہو جانے تھے۔

مزید برآں گزشتہ سالوں میں ٹی بی ہسپتال راولپنڈی کا کوئی منصوبہ شروع نہیں کیا گیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ ان منصوبہ جات کی فزیبلٹی رپورٹس تیار کی گئیں اور مفاد عامہ کے لیے کارآمد نہ پائی گئیں۔

(ج)مالی سال 15-2014 میں ان منصوبہ جات کے لیے فنڈز مختص نہیں کیے گئے کیونکہ یہ منصوبے مفاد عامہ کے حق میں نہیں ہیں۔ حکومت پنجاب کی جانب سے راولپنڈی میں ٹی بی ہسپتال کا کوئی منصوبہ شروع نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس کے لئے کوئی فنڈز مختص کئے گئے۔

(د) مفاد عامہ کے پیش نظر یہ منصوبہ جات کارآمد نہ ہیں۔ حکومت کی جانب سے پورے پنجاب میں ٹی بی کنٹرول پروگرام جاری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 ستمبر 2015)

ضلع میانوالی: محکمہ معدنیات کی آمدن و دیگر تفصیلات

***3285: محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ معدنیات کو سال 13-2012 کے دوران کل کتنی آمدن ہوئی؟

(ب) ضلع میانوالی میں کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں؟

(ج) ضلع میانوالی محکمہ معدنیات کو سال 11-2010 کے دوران کتنی رقم دی گئی ہے؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں / ٹی اے، ڈی اے پر خرچ ہوئی، تفصیل سال وائز بتائیں؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت / پٹرول پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی رقم کس کس ترقیاتی منصوبہ پر خرچ ہوئی؟

(تاریخ وصولی 10 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 فروری 2014)

جواب

وزیر کانکنی و معدنیات

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ معدنیات کو سال 13-2012 میں -/20,17,52,264 (بیس کروڑ سترہ لاکھ باون ہزار دو سو چونسٹھ) روپے کی آمدن ہوئی جن میں -/18,83,78,270 (اٹھارہ کروڑ تراسی لاکھ اٹھہتر ہزار دو سو ستر) روپے

ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرلز کو اور مبلغ -/1,33,73,994 (ایک کروڑ تینتیس لاکھ تہتر ہزار نو سو چورانوے) روپے مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کو ایکسائز ڈیوٹی (لیبر لیوی) کی مد میں وصول ہوئے۔

(ب) ضلع میانوالی میں پائی جانے والی اہم معدنیات میں نمک، کوئلہ، جپسیم، لیٹرائیٹ، باکسائٹ، ڈولومائیٹ، آئرن اور فائر کلے، سلیکا ریت، اوکر، لائم سٹون، عام ریت، گریول اور چکنی مٹی شامل ہیں۔

(ج) ڈائریکٹوریٹ جنرل کے دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر، میانوالی کو سال 11-2010 کے دوران مبلغ -/54,37,000 (چوون لاکھ سینتیس ہزار) روپے، انسپکٹوریٹ آف مائنز کے ماتحت ضلع میانوالی کے دفاتر کو سال 11-2010 کے دوران مبلغ -/98,59,100 (اٹھانوے لاکھ انسٹھ ہزار ایک سو) روپے جبکہ مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کے ادارہ جات کو مبلغ -/1,46,51,819 (ایک کروڑ چھیالیس لاکھ اکاون ہزار آٹھ سو انیس) روپے دیئے گئے۔

(د) ضلع میانوالی میں محکمہ معدنیات کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں / ٹی اے۔ڈی اے پر کل اخراجات مبلغ -/2,65,83,334 (دو کروڑ پینسٹھ لاکھ تراسی ہزار تین سو چونتیس) روپے ہوئے، جن میں ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرلز کے دفاتر پر مبلغ -/56,36,956 (چھپن لاکھ چھتیس ہزار نو سو چھپن) روپے، انسپکٹوریٹ آف مائنز کے دفاتر پر مبلغ -/82,91,190 (بیاسی لاکھ اکانوے ہزار ایک سو نوے) روپے۔ جبکہ مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کے اداروں میں تنخواہوں پر -/1,26,55,188 (ایک کروڑ چھبیس لاکھ پچپن ہزار ایک سو اٹھاسی) روپے کے اخراجات ہوئے۔

(ہ) ضلع میانوالی میں محکمہ معدنیات کی گاڑیوں کی مرمت / پٹرول پر کل اخراجات مبلغ -/8,66,054 (آٹھ لاکھ چھیاسٹھ ہزار چوون) روپے ہوئے۔ جن میں ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرلز کے دفتر کی گاڑیوں کی مرمت پر -/59,906 (انسٹھ ہزار نو سو چھ) روپے، پٹرول پر -/2,69,891 (دو لاکھ انہتر ہزار آٹھ سو اکانوے) روپے کے اخراجات ہوئے۔ انسپکٹوریٹ آف مائنز میانوالی کے دفاتر کی گاڑیوں کی مرمت پر -/1,57,444 (ایک لاکھ ستاون ہزار چار سو چوالیس) روپے اور پٹرول پر -/3,78,813 (تین لاکھ اٹھہتر ہزار آٹھ سو تیرہ) روپے کے اخراجات ہوئے جبکہ مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن ضلع میانوالی کے ادارہ جات کو کوئی سرکاری گاڑی فراہم نہ کی گئی لہذا مرمت و پٹرول پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔

(و) مائن سروے انسٹیٹیوٹ مکڑوال پر -/16,01,000 (سولہ لاکھ ایک ہزار) روپے خرچ ہوئے۔ بوائز ہائر سیکنڈری سکول، مکڑوال پر -/79,99,000 (اناسی لاکھ ننانوے ہزار) روپے اور پانی کی فراہمی کی سکیم مکڑوال پر -/19,57,000 (انیس لاکھ ستاون ہزار) روپے کے اخراجات ہوئے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 اکتوبر 2014)

پنجاب میں نکالا جانے والا کوئلہ، نمک و دیگر تفصیلات

***3286: محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر کانکنی و معدنی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے اضلاع جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی کے مختلف مقامات پر نمک و کوئلہ نکالا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے ان اضلاع میں پرائیویٹ سیکٹر میں بھی نمک و کوئلہ نکالنے کے پٹہ جات دیئے ہیں؟

(ج) اگر ہاں تو وہ کتنے ہیں، پٹہ داروں کے نام اور پتہ جات کیا ہیں اور یہ کب سے دیئے گئے ہیں اور ان سے حکومت کو 13-2012 میں کتنی آمدن ہوئی؟

(تاریخ وصولی 10 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 فروری 2014)

جواب

وزیر کانکنی و معدنیات

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی کے مختلف مقامات سے نمک اور کوئلہ نکالا جا رہا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ محکمہ کی طرف سے ان اضلاع میں پرائیویٹ سیکٹر کو نمک اور کوئلہ نکالنے کے لئے پٹہ جات دیئے گئے ہیں۔

(ج) پرائیویٹ سیکٹر میں ضلع جہلم میں کوئلہ کے 27 پٹہ جات عطاشدہ ہیں جبکہ نمک کے 02 پٹہ جات ہیں۔(ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) ضلع چکوال میں کوئلہ کے 226 اور نمک کے 10 پٹہ جات عطاشدہ ہیں۔(ضمیمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)۔ ضلع خوشاب میں کوئلہ کے 69 اور نمک کے 06 پٹہ جات عطاشدہ ہیں۔(ضمیمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)۔ اسی طرح ضلع میانوالی میں کوئلہ کے 26 (ضمیمہ "د" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) جبکہ نمک کا کوئی پٹہ پرائیویٹ سیکٹر میں عطاشدہ نہ ہے۔ عطاشدہ پٹہ جات کی تفصیلی معلومات بالترتیب بطور ضمیمہ "الف"، "ب"، "ج" اور "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

محکمہ ہذا کو مذکورہ اضلاع کی تمام اعلیٰ معدنیات بشمول نمک اور کوئلہ 13-2012 میں درج ذیل آمدن ہوئی:

جہلم + چکوال	-/39,79,13,663 (انتالیس کروڑ اناسی لاکھ تیرہ ہزار چھ سو تریسٹھ) روپے
خوشاب:	-/12,91,39,396 (بارہ کروڑ اکانوے لاکھ انتالیس ہزار تین سو چھیانوے) روپے
میانوالی:	-/17,17,90,684 (سترہ کروڑ سترہ لاکھ نوے ہزار چھ سو چوراسی) روپے
کل رقم:	-/69,88,43,743 (انہتر کروڑ اٹھاسی لاکھ تنتالیس ہزار سات سو تینتالیس) روپے

(تاریخ وصولی جواب 24 اکتوبر 2014)

صوبہ میں نمک اور کوئلہ کے ذخائر اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*5581: **محترمہ خدیجہ عمر**: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے اضلاع جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی کے مختلف مقامات سے نمک اور کوئلہ نکالا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے ان اضلاع میں پرائیویٹ سیکٹر میں بھی کوئلہ اور نمک نکالنے کے پٹہ جات بھی دیئے ہیں؟

اگر ہاں تو وہ کتنے ہیں، یہ کب سے دیئے گئے ہیں اور ان سے حکومت کو 13-2012ء اور 14-2013 میں کتنی آمدن ہوئی؟

(تاریخ وصولی 26 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 24 فروری 2015)

جواب

وزیر کانکنی و معدنیات

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے اضلاع جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی کے مختلف مقامات سے نمک اور کوئلہ نکالا جارہا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ پنجاب معدنی مراعاتی قوانین مجریہ 2002 کے تحت محکمہ معدنیات نے پرائیویٹ سیکٹر میں صوبہ پنجاب کے اضلاع جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی میں سمال سکیل مائننگ اور لارج سکیل مائننگ کے تحت کوئلہ کے پٹہ جات 1950 سے اور نمک کے پٹہ جات 1985 سے عطا کئے ہوئے ہیں جن کی تعداد درج ذیل ہے:۔

ضلع	نمک کے پٹہ جات	کوئلہ کے پٹہ جات
جہلم	02	26
چکوال	12	222
خوشاب	08	66
میانوالی	۔	25
ٹوٹل	22	339

سمال سکیل مائننگ کے تحت الاٹ شدہ پٹہ جات مثلاً نمک، کوئلہ وغیرہ کی رائلٹی ہر ضلع میں بذریعہ نیلام عام ٹھیکہ پر دی جاتی ہے۔ جبکہ چکوال، جہلم کے لئے رائلٹی ایک گروپ کی صورت میں نیلام کی گئی ہے۔ نمک اور کوئلہ کی رائلٹی الگ نیلام نہ کی جاتی ہے۔ لارج سکیل مائننگ کے تحت رائلٹی بلاواسطہ گورنمنٹ کے خزانہ میں جمع کروائی جاتی ہے۔ اضلاع چکوال، جہلم، خوشاب اور میانوالی کی آمدن سال 13-2012 اور 14-2013 کی درج ذیل ہے:۔

نام ضلع	2012-13	2013-14
چکوال + جہلم	Rs. 39,79,13,663/-	Rs. 67,19,27,640/-
خوشاب	Rs. 12,91,39,396/-	Rs. 19,19,95,115/-
میانوالی	Rs. 17,17,90,684/-	Rs. 25,07,62,874/-

(تاریخ وصولی جواب 5 مئی 2015)

چنیوٹ میں حالیہ معدنیات ذخائر سے متعلقہ تفصیلات

***6132: چودھری عامر سلطان چیمہ**: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) چنیوٹ میں حالیہ معدنیات کے ذخائر کس مقام پر دریافت ہوئے اور کتنے علاقے، کتنے رقبہ پر محیط ہیں، علاقہ اور رقبہ وائز ذخائر کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ب) اس علاقہ میں اب تک کی تحقیق کے مطابق کون کون سی معدنیات اور دھاتیں دریافت ہوئی ہیں؟

(ج)مذکورہ ذخائر کی دریافت اور کھدائی کا ٹھیکہ کس ملک کی کس کمپنی کو دیا گیا ہے؟

(د)یہ ٹھیکہ/پٹہ/لیز جو بھی صورت ہے وہ کتنے عرصہ کے لئے ہے اور کس تاریخ کو دیا گیا، تفصیل فراہم کریں؟

(ہ)2008کے بعد ان ذخائر کی دریافت کے مقاصد کے لئے کس کس کمپنی کو ٹھیکہ دیا گیا؟

(تاریخ وصولی 25فروری 2015 تاریخ ترسیل 11مئی 2015)

جواب

وزیر کانکنی و معدنیات

(الف)لوہے کے ذخائر چنیوٹ شہر اور قصبہ رجوعہ ضلع چنیوٹ کے نزدیک ملے ہیں۔کل رقبہ جس میں معدنیات کے ذخائر کے لئے کام کیا جارہا ہے وہ 28مربع کلومیٹر ہے۔ان ذخائر میں لوہے کے علاوہ کچھ اور معدنیات کے ملنے کے امکانات بھی ہیں۔

ابھی تک تلاش کا کام بین الاقوامی معیار کے مطابق جاری ہے اور تلاش کا یہ کام اکتوبر 2015تک مکمل ہونے کا امکان ہے جس کی رپورٹ فروری 2016میں متوقع ہے،آنے کے بعد لوہے اور دوسری معدنیات کی مکمل تفصیلات سامنے آئیں گی۔

(ب)اب تک کی تحقیق کے مطابق لوہے کے ذخائر تو کافی مقدار میں موجود ہیں لیکن دوسری معدنیات کے بارے میں تفصیلات،تلاش کا کام مکمل ہونے اور رپورٹ آنے کے بعد سامنے آئیں گی۔

(ج)مذکورہ ذخائر کی بین الاقوامی معیار کے مطابق تلاش،ان ذخائر کی مقدار اور دوسری تفصیلات کے لئے ٹھیکہ عوامی جمہوریہ چین کی کمپنی میٹلر جیکل کارپوریشن آف چائنا(MCC)کو دیا گیا ہے۔

(د)یہ ٹھیکہ جو کہ صرف معدنیات کے ذخائر کی تلاش کے لئے ہے اپریل 2014میں شفاف مسابقتی بولی (Open Competitive Bid)کے ذریعے MCCکو دیا گیا جو کہ 2015میں مکمل ہو جائے گا۔

(ہ)2008کے بعد ان ذخائر کی بین الاقوامی معیار کے مطابق تلاش کے لئے 2014میں MCCکو چنیوٹ اور رجوعہ ایریاز کے لئے ٹھیکہ دیا گیا اس کے علاوہ 18,000مربع کلومیٹر پر محیط رقبہ کے لئے جیالوجیکل سروے آف پاکستان(GSP)کو جیوفزیکل سرویز(Geophysical Surveys)کا ٹھیکہ مئی 2013میں دیا گیا۔یہ رقبہ سرگودھا،چنیوٹ،فیصل آباد،ننکانہ صاحب،شیخوپورہ،لاہور اور قصور اضلاع میں واقع ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3ستمبر 2015)

چنیوٹ سے دریافت شدہ معدنیات کے ٹھیکہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*6159:جناب امجد علی جاوید:کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ کے مقام پر حال ہی میں دریافت ہونے والے لوہے،تانبے اور سونے کے ذخائر کو گزشتہ دور حکومت میں ایک کاغذی کمپنی کو کوڑیوں کے عوض الاٹ کر دیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی جی اینٹی کرپشن اس کو انکوائری کے بعد غیر شفاف اور بد دیانتی پر مبنی قرار دے چکے ہیں اور عدالت عالیہ ایک فیصلے کے ذریعے اس ٹھیکے کو منسوخ قرار دے چکی ہے؟

(ج) انکوائری کی روشنی میں اس میگا کرپشن میں کن افراد اور افسران کو ذمہ دار قرار دیا گیا، اس کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ عدالت عالیہ قومی خزانے کی اس لوٹ مار اور اختیارات کا ناجائز استعمال میں ملوث افراد کے خلاف ریفرنس نیب کو بھیجنے کی ڈائریکشن دے چکی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ عدالت عالیہ کی ڈائریکشن کے باوجود ابھی تک یہ ریفرنس نیب کو نہیں بھیجا گیا، اگر ایسا ہی ہے تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے، کیا حکومت اس کیس کو نیب میں بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 28 جنوری 2015   تاریخ ترسیل 14 اپریل 2015)

جواب

وزیر کانکنی و معدنیات

(الف) یہ درست ہے کہ چنیوٹ کے مقام پر حال ہی میں دریافت ہونے والے لوہے، تابنے اور سونے کے ذخائر کو گزشتہ دور حکومت میں ایک کاغذی کمپنی کو کوڑیوں کے عوض الاٹ کر دیا گیا تھا۔ اس بابت پنجمن اور ERPL کے درمیان 06-12-2007 کو کانکنی کا معاہدہ طے پایا۔ اس معاہدہ کی رو سے لیز ERPL کو منتقل ہونی تھی۔

(ب) معاہدہ کی منسوخی کے بعد ERPL نے عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔ عدالت عالیہ میں زیر التواء ہونے کی وجہ سے ڈی جی اینٹی کرپشن کی انکوائری نامکمل رہی لیکن یہ صحیح ہے کہ عدالت عالیہ اپنے حکم تاریخ 16-08-2010 کے ذریعے معاہدہ کو منسوخ قرار دے چکی ہے۔

(ج) عدالت عالیہ نے یہ کیس NAB کے سپرد کیا تھا چونکہ معاہدہ پر عملدرآمد نہیں ہوا تھا اس لئے NAB نے کیس کو بند کر دیا ہے۔

(د) عدالت عالیہ کے حکم کے بارے میں جواب (ج) میں بیان کر دیا گیا ہے۔

(ہ) جیسا کہ جواب (ج) میں بیان کیا گیا ہے کہ نیب نے عدالت عالیہ کی ڈائریکشن کے تحت انکوائری مکمل کر کے کیس کو بند کر دیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3 ستمبر 2015)

لاہور   رائے ممتاز حسین بابر

مورخہ 5 ستمبر 2015   سیکرٹری

16واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز پیر 7 ستمبر 2015

فہرست غیر نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات

لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

207:ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں، ان میں ملازمین کی تعداد کتنی ہے ؟

(ب) ان اداروں کے پاس محکمہ کی کتنی کتنی گاڑیاں ہیں اور وہ کن مقاصد کے استعمال ہو رہی ہیں، ادارہ وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان اداروں میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران آئی ٹی کے فروغ کے لئے کیا کام کیا گیا۔ 14-2013 اور 15-2014ء کے لئے مزید کون کونسے پروجیکٹ کی تیاری ہو رہی ہے ؟

(تاریخ وصولی 14 جون 2014 تاریخ ترسیل 7 جولائی 2014)

جواب

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

(الف) لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کا واحد ادارہ پنجاب آئی ٹی بورڈ ہے جس کا قیام 1999 میں عمل میں آیا۔ پنجاب آئی ٹی بورڈ حکومت پنجاب کے مختلف اداروں میں آئی ٹی کے فروغ کے لئے نمایاں کردار ادا کر رہا ہے پنجاب آئی ٹی بورڈ کے ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے:۔

ترقیاتی منصوبے 120 ملازمین

غیر ترقیاتی منصوبے 130 ملازمین

ضلعی دفاتر میں 04 ملازمین

(ب) لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کا واحد ادارہ پنجاب آئی ٹی بورڈ ہے ادارے کے پاس مختلف منصوبہ جات کی مد میں کل اٹھارہ گاڑیاں ہیں جو آئی ٹی کے فروغ کے لئے مختلف اداروں کے ساتھ کوآرڈینیش کے لیے استعمال ہو رہی ہیں۔

(ج) پنجاب آئی ٹی بورڈ نے اپنے قیام سے لے کر اب تک صوبے میں آئی ٹی کے فروغ کیلئے بہت سے اقدامات کیئے ہیں جن میں سے پچھلے پانچ سال میں کیے گئے چیدہ چیدہ اقدامات مندرجہ ذیل ہیں۔

شعبہ صحت:

۔ پنجاب بلڈ لائن (Punjab Blood Line)

۔ پنجاب ہیلتھ لائن (Punjab Health Line)

۔ ادویات کے ذخیرہ اور فہرست کا نظام (Medicine Inventory System)

۔ بیماری کی نگرانی کا نظام (Disease Surveillance System)

۔ ڈینگی سرگرمی سے باخبر رکھنے کا نظام (Dengue Activity Tracking System)

شعبہ تعلیم:

۔آن لائن کالج داخلہ سسٹم (Online College Admission System)

۔BISE انٹر آن لائن داخلہ (Board of Intermediate & Secondary Education online Admission system)

شعبہ پولیس:

۔ماڈل پولیس اسٹیشنز (Model Police Stations)

۔یونیفارم انونٹری کے نظام ساہیوال پولیس (Uniform Inventory Management System Sahiwal Police)

شعبہ زراعت:

۔زرعی مشینری کی بحالی کیلئے (Management Information System for maintenance of Agri-Machinery)

۔کسانوں کا لائیوسٹاک ڈیٹا بیس (Database of Livestock Farmers)

۔زراعت مارکیٹنگ انفارمیشن سروس (Agri cultural Marketing Information System)

شعبہ ٹرانسپورٹ:

۔موٹر ٹرانسپورٹ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم (Motor Transport Management Information System)

۔طالب علم بس کارڈ پروجیکٹ (Student Bus Card Project)

۔ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء کیلئے مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم (Driving License Management Information System)

۔آئی ٹی مشاورت اور کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر برائے میٹروبس (Consulting for Bus Rapid Transport System)

شعبہ برائے فروغ آئی ٹی:

۔انٹرپینورشپ پر سی ای او (CEO) ٹاک سریز (CEO Talk Series on Entrepreneurship)

۔مائیکروسافٹ انوویشن سینٹر (Microsoft Innovation Centre)

۔کلاؤڈ کمپیوٹنگ (Cloud Computing)

۔آئی ٹی انفرا اسٹرکچر تعیناتی اور اصلاح (IT Infrastructure Development and Optimization)

۔مرکزی سروس ڈیسک (Centralized Service Desk)

۔شہری رابطہ مرکز (Citizen Contact Centre)

۔پنجاب حکومت کی انٹرنیٹ پر آن لائن موجودگی کو بہتر بنانا (Web Presence of Punjab Government on Internet)

۔صوبے بھر میں انٹرنیٹ رابطہ قائم کرنا (Province -wide Connectivity)

۔ارفع سافٹ ویئر ٹیکنالوجی پارک (Arfa Software Technology Park)

۔نقل و عمل کے سلیکشن کیلئے کمپیوٹر یکون

۔ذمہ دار شہری ہیلپ لائن(Citizen feedback Model)

۔IMEIکے زریعے موبائل نمبر سے باخبر رہنا (Tracking of Mobile number through IMEI)

شعبہ انسدادِ دہشت گردی:

۔انسدادِ دہشت گردی کی آٹومیشن (Automation of Counter Terrorism Department)

شعبہ مذہبی امور:

۔حج مانیٹرنگ سسٹم (Hajj Monitoring System)

شعبہ قانون:

۔قانون پورٹل(قوانین کی آن لائن دستیابی(Law Portal-Online Availability of Laws)

۔لاہور ہائی کورٹ اور ضلعی عدالتوں میں نئے آئی ٹی اقدامات (New IT initiatives for Lahore High Court and District Courts)

متفرق شعبے:

۔پنجاب حکومت اور متعلقہ اداروں کی انٹرنیٹ پر ویب کی موجودگی

۔ڈومیسائل کے انتظام کا نظام (Domicile Management System)

۔شہری رابطہ سینٹر (Citizen Contact Centre)

۔فعال نظام حکومت پنجاب ماڈل(Punjab Model for Proactive Governance)

۔سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے شہریوں کی انٹرنیٹ پر خدمات (CDGL)

۔شناختی مینجمنٹ(وطن کارڈز، زرعی کارڈز، گرین کارڈز (Identity Management) (Wattan Cards, Agri Cards, Green Cards)

۔ہر قسم کی قرعہ اندازی (Computerized Balloting)

۔مصنوعات کی ٹیسٹنگ لیب (Product Testing Lab)

2013-14اور2014-15 کے لیے مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام ہو رہا ہے

۔ای لرن پنجاب(E-Learn Punjab)

۔شہریوں کی سہولت کے لیے سروس سنٹرز کا قیام (Establishment of Citizen Facilitation and Service Center)

۔پنجاب پبلک مینجمنٹ اصلاحات پروگرام (Punjab Public Management Reforms Program)

۔پنجاب یوتھ انٹرن شپ پروگرام (Punjab Youth internship Program)

۔حج مانیٹرنگ سسٹم (Hajj Monitoring System)

۔انسدادِ دہشت گردی کی آٹومیشن (Automation of Counter Terrorism Department)

۔منصوبہ بندی9 انکیوبیٹر (Plan 9) (Plan9 Technology Incubator)

۔قیمتوں کے کنٹرول کا نظام (Price Control Mechanism)

۔سکول اصلاحات پروگرام (School Reforms Program)

۔پولیس اصلاحات پروگرام (Police Reforms Program)

(تاریخ وصولی جواب14 جنوری2015)

ضلع ساہیوال میں ہاؤسنگ کی واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

545:**جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ:** کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی222 ضلع ساہیوال میں ہاؤسنگ کی واٹر سپلائی اور سیوریج کی کتنی سکیمیں منظور کیں؟

(ب) یہ سکیمیں کتنی لاگت کی تھیں، ان میں کتنی تاحال مکمل نہیں ہو سکیں ان کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) ان سکیموں کی تکمیل میں تاخیر کے باعث حکومت کو کتنا مالی بوجھ برداشت کرنا پڑے گا، یہ کب مکمل ہو گی، تاریخ و سال سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی20 جنوری2015 تاریخ ترسیل17 مارچ2015)

جواب

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے 5 سالوں میں پی پی222 ضلع ساہیوال میں واٹر سپلائی کی دو سکیمیں اور سیوریج کی ایک سکیم منظور کی ہے جن کی تفصیل یوں ہے:۔

1۔ رورل واٹر سپلائی سکیم L-9/120 کمیر

2۔ رورل واٹر سپلائی سکیم L-9/112

3۔ سیوریج سکیم L-9/120 کمیر

(ب) ان سکیموں کی کل لاگت 129.612 ملین ہے۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

1	رورل واٹر سپلائی سکیم L-9/120 کمیر	78.408 ملین روپے
2	رورل واٹر سپلائی سکیم L-9/112	4.512 ملین روپے
3	سیوریج سکیم L-9/120 کمیر	46.692 ملین روپے
	ٹوٹل	129.612 ملین روپے

ان تین سکیموں میں سے دو سکیمیں رورل واٹر سپلائی سکیم L-9/112 اور سیوریج سکیم L-9/120 کمیر مکمل ہو چکی ہیں جبکہ رورل واٹر سپلائی سکیم L-9/120 کمیر تاحال نامکمل ہے۔

(ج) واٹر سپلائی سکیم کمیر L-9/120 تاحال مکمل نہ ہو سکی کیونکہ اس Unfunded سکیم کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے 2 کروڑ 92 لاکھ روپے مالی سال 14-2013 میں جاری کیے لیکن محکمہ اوقاف کی طرف سے پانی کی ٹینکی کے لیے درکار زمین مہیا نہ کیے جانے کی وجہ سے بروقت کام شروع نہ ہو سکا اور 20 کروڑ کے فنڈز سرنڈر (Surrender) کرنا پڑے۔ تاہم محکمہ اوقاف کو زمین کی مد میں 34 لاکھ روپے کی ادائیگی کر دی گئی ہے۔ اس سکیم کو دوبارہ محکمہ پبلک ہیلتھ کی سکروٹنی کمیٹی میں لایا گیا اور کمیٹی نے جولائی 2015 میں اس سکیم کے لیے 1 کروڑ 76 لاکھ روپے منظور کیے۔ یہ فنڈز جاری ہونے کے بعد سکیم پر دوبارہ کام شروع کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 4 ستمبر 2015)

لاہور — رائے ممتاز حسین بابر

مورخہ 5 ستمبر 2015 — سیکرٹری